شاندار تقریریں

مولانا محمد عرفان قیصر قاسمی

ادارہ فیضان حضرت گنگوہی رح

فیصل پبلیکیشنز جامع مسجد دیوبند

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: شاندار تقریریں

تالیف: محمد عرفان قیصر قاسمی بانکوی

سن اشاعت: ۱۹۹۶ء مطابق ۱۴۱۷ھ

تعداد: دو ہزار (۲۰۰۰)

صفحات: ۶۴ (چونسٹھ)

باہتمام: محمد نوید صدیقی

کمپیوٹر کتابت: طارق، پبلی کیشنز ابو المعالی، دیوبند

ناشر

فیصل پبلی کیشنز جامع مسجد دیوبند ۲۴۷۵۵۴

فون: ۲۲۶۹۴

جھلکیاں

(۱) موجودہ حکومت اور ہندوستان

☆ ہندوستان میں مسلم قوم کی حفاظت کیسے ؟

(۲) دنیا کی نرالی تاریخ ☆ ولادت نبوی ﷺ کا دن اور سیرت پر ایک نظر

(۳) جنّت نشاں اور ہمارا کردار ☆ ہندوستانی مسلمانوں کی قربانی کا اظہار

(۴) دولت بے بہا ☆ والدین کی خدمت پر سرسری فوائد

(۵) احیائے خلافت اسلامی ☆ بربادئ ایام ختم کرنے کا واحد علاج

(۶) اسلام اور جدید اقتصادی حالات

☆ کمیونزم اور سوشلزم کے ایکسرے اور روسی نظام پر تنقید

(۷) نظام اسلام ☆ اسلام حکمرانی پر طائرانہ نظر

(۸) جشن اسلامی ☆ عید الفطر اور اس کی خوشیوں کی منظر کشی

Scanned by CamScanner

خیال مؤلف

اگر دیکھو نئی راہیں اٹھو لے کر یہ تدبیریں
تمہاری راہ کا توشہ یہی شاندار تقریریں!

دل و دماغ کے پنہاں نقوش ابھرتی ہوئی تحریروں میں لپٹے ہوئے ہیں، خون و جگر کی پکار وللکار الفاظ اور جملوں کے اسیر و قیدی ہیں عرصہ دراز کے منتشر خیالات و تفکرات، نگاہوں کی زینت اور فرحت بخش ہوتے ہوئے دیکھے جارہے ہیں اور زبان حال سے ہی ''شاندار تقریریں'' کہہ کر پکار رہی ہے۔ یہ ایک آواز سحر ہے اور صدائے وقت جو مختلف اوقات میں اپنی کیفیتوں کو لئے ہوئے ہے اور ہر اس نسل انسانی کی توجہ کا مشتاق جس کے پہلوؤں میں حالات حاضرہ کے شگوفے کھلتے ہیں۔ اس نازک کام کے موقعہ پر ہم اپنے مشفقوں اور کرم فرماؤں کو نظر انداز نہیں کر سکتے جن کی مختلف توجہات نے ہماری آواز کو صدا بصحرا ہونے سے بچالیا۔

عرفان قیصر قاسمی بانکوی

Scanned by CamScanner

موجودہ حکومت اور ہندوستان

الحمدلله ربّ العالمین - و اشهد ان لا اله الا الله القوىّ المتين - واشهد انّ محمداً رسول الله الصادق الامین صلیّ الله علیه وآله و صحبه اجمعین - امّا بعد قال الله عزّو جل فی کتابه الکریم - فا عوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم - واملی لهم انه کیدی متین صدق -

قافلہ جہاں کے سپہ سالارو، قوم وملّت کے دانشورو! اور آسمان ہند کے درخشندہ ستارو! ؎

رلاتا ہے ترا نظارہ..... اے ہندوستاں مجھ کو
کہ عبرت خیز ہے تیر افسانہ سب فسانوں میں
یہ دستور زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں توبات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

میرے محترم بزرگو! اور ہندوستان کے سپوتو! آج کے اس اجلاس تاریخ ساز میں ہمارا موضوع تقریر "موجودہ حکومت اور ہمارا حال ہے"

Scanned by CamScanner

موجودہ حکومت مسلم اقلیت کے حق میں کس قدر پائیدار ثابت ہوگی، اور موجودہ حکومت سے ہماری کیا توقعات وابستہ ہیں، وہ ہم زبان قال سے نہیں بلکہ زبان حال سے بتائیں گے ... آج مسلم اقلیت کس قدر لٹ رہی، ہے پٹ رہی ہے، اس کا اندازہ دہلی کی سرزمین سے نہیں بلکہ اس جگہ سے لگایا جاسکتا ہے جہاں کی فضاؤں میں مسلم دشمنی کے عناصر موجود ہیں ؎ ہویدا آج اپنے زخم پنہاں کر کے چھوڑوں گا

لہو رو کے محفل کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا

جلانا ہے مجھے ہر شمع دل کو سوز پنہاں سے

تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑں گا

محترم دوستو! کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک اور خلیج بنگال سے لے کر راجستھان کی چوٹی تک گیارھویں لوک سبھا کا الیکشن آزادانہ طور پر عمل میں آیا کسی بھی پارٹی کو اکثریت حاصل نہ ہوسکی جو حکومت سازی کا کام کر سکے یہاں اگر کوئی پارٹی ہندی قوم کا خیال کئے بغیر، یہاں کوئی جماعت آئین ہند کا لحاظ کئے بغیر، یہاں کوئی حکمراں قوم کے درد کو لئے بغیر، یہاں کوئی قائد صحیح قیادت کئے بغیر، حکومت چلانا چاہے، سربراہی کرنا چاہے، نہیں چلا سکتا، نہیں کر سکتا ہے اس لئے کہ یہ ملک

اور دیگر ملکوں کی طرح نہیں ہے یہ سلطنت دوسری سلطنتوں کی طرح نہیں ہے یہاں کا اصول یہاں کے قوانین، دوسری جگہوں کے اصول و قوانین سے جدا اور الگ ہیں، اس سرزمین پر بے شمار اقوام اپنی سانسیں لیتی ہیں، اس دھرتی پر لاتعداد افراد، مختلف ہواؤں میں طرب انگیزی کرتے ہیں۔ ایک زبان نہیں ہے جس میں آسانیاں ہوں مختلف زبانیں ہیں جو صعوبتوں سے لبریز ہیں ایک طرز زندگی نہیں ہے جو فہمید گی کے لئے سھل ہوں متنوع طرز حیات ہیں جو طرح طرح کی لذتوں سے پر ہیں ایک طرح کی عبادت کرنے والے اور صرف ایک خدا کو آقا تسلیم کرنے والے موجود نہیں ہیں جو عدل وانصاف کے لئے یکساں سول کوڈ کافی ہو، بلکہ یہاں تو مسجدوں کو صدائے اللہ اکبر سے آباد کرنے والے، مندروں میں گھنٹی بجا کر حاضری دینے والے بھی ہیں اور گردواروں میں ترانہ نانک گانے والے لوگ بھی موجود ہیں اور یہ کہہ کر تمام ہندوستانی عیش وعشرت کی زندگی گذارتے ہیں کہ ؂

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

خلاصہ یہ ہے کہ جس کو آنجہانی مسٹر جواہر لال نہرو نے کہا تھا کہ ہندوستان ایسا گلدستہ ہے جس میں ہر قسم کے پھول ہیں اب اگر کوئی

Scanned by CamScanner

گلدستہ کو چھوڑ کر اور صرف ایک کمل کا پھول لے کر ہی کود تا پھرے تو وہ بارہ یوم تک لطف اندوزی کر سکتا ہے مگر پائیداری سے کوسوں دور رکھا جائے گا اور دھکیل کر باہر کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا تم صرف ایک کمل کے پھول کی حفاظت کر سکتے ہو مگر گلشن و گلدستہ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ دوستو! جب ہمارا ملک آزاد ہوا اسی وقت سے جو قوانین نافذ کئے گئے اس میں صرف ایک ہندو کا حق نہیں رکھا گیا صرف عیسائی کو حق نہیں دیا گیا اس میں صرف سکھوں کی رعایت نہیں کی گئی اور نہ ہی صرف ایک مسلمان کا لحاظ کیا گیا بلکہ جمہوری نظام پیش کر کے تمام مذاہب کے جاننے والوں کو مکمل آزادی دی گئی اور کسی مذہب میں کسی طرح کی پابندی نہیں لگائی گئی اس لئے کہ آج جو ہندوستان غلامی سے پاک اور آزادی سے سرسبز و شاداب نظر آرہا ہے یہ صرف ہندو کا صدقہ نہیں یہ صرف سکھ عیسائی یا مسلمانوں کا ثمرہ نہیں ہے بلکہ ہر مذہب کے پرستاروں نے اپنی قربانی دے کر اس زمین کو اور اس مادر وطن کو اپنے خون سے لال کیا تھا جن کی بدولت آج کی حکومت ہے۔

محترم سامعین کرام! آزادی کے بعد سے کانگریس بڑی جماعت کی شکل میں ابھرتی رہی اس کے کار پرداز جب تک ٹھیک

رہے حکمرانی انہی کے ہاتھوں میں رہی حکومت بنانا اس کو بگاڑنا در حقیقت کسی نیتا کسی لیڈر کسی قائد کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ یہ حق یہاں کے سیدھے سادے عوام کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔اس وقت اہل فکر، سوچ و فکر میں مبتلا ہیں کہ جس سیاست کی بنیاد مولانا ابوالکلام آزاد نے ڈالی تھی اور جس ہندوستان کی بنیاد پنڈت جواہر لال نہرو اور مہاتما گاندھی نے رکھی تھی اور جس عزت کی کیل ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ٹھونکی تھی اس کی بنیاد کھوکھلی کی جارہی ہے اس بھارت کو مسخ کیا جارہا ہے، اس کی عزت کی پامالی ہو رہی ہے، وہ قوانین وہ اصول، جو ہندوستان کے لئے مشعل راہ اور زینۂ ترقی تھے آج ان کو گلے کی مصیبت اور ہندوستان کی پامالی کا ذریعہ سمجھا جارہا ہے

دوستو! جس خزانہ کو انگریزوں کے پنجۂ استبداد سے بچایا گیا تھا وہ خزانہ موجودہ قائدین و لیڈران ہند کے ذریعہ خالی ہو رہا ہے کس شخص پر بھروسہ کیا جائے، جو شخص ہندوستان کو بنانے کی غرض سے، جو فرد ہندوستان کی ترقی کا گانا گاکر، جو لیڈر عوام کے چین و آرام کا تذکرہ کر کے در در ووٹ طلب کرتا ہے اور دہلی کے ایوان پر براجمان ہو جاتا ہے وہی ہندوستان کو بگاڑنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور وہی اپنا گانا، گانا

Scanned by CamScanner

شروع کر دیتا ہے لور وہی اپنی آرام طلبی کا شوق مٹانے لگتا ہے حوالہ گھوٹالہ کی دل سوز کہانیاں لور حمایت کے لئے بیشمار رشوت خوریاں یہ کہنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔

قاتل ہی محافظ ہے قاتل ہی سپاہی ہے

حضرات! موجودہ حکومت کس قدر پائیدار ہے ہم سے زیادہ حکمراں جانتا ہے یہ تاریخ ہند کا پہلا موقعہ ہے کہ اتنی اتنی پارٹیوں کی مخلوط سرکار عوام کی خدمت پر مامور ہوئی ہے اگر آئین ہند کا پابند ہو کر صحیح خدمت ہوتی رہی تو کسی کی طاقت نہیں ہے کہ حکومت گرادے مگر جب دماغ پر خباثت وشرارت قبضہ کرلے تو پھر اس حکومت کا کوئی مالک نہیں رہ جاتا، سیاست کوئی روزگار نہیں ہے، جس سے اپنی جیب بھری جائے سیاست کوئی پیشہ نہیں ہے جس کے ذریعہ اپنی معیشت درست کی جائے اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے تو یہ غلط ہے بلکہ سیاست ایک خدمت اور ایک سیوا ہے جس کے ذریعہ عوامی برگشتگی کو دور کیا جائے، سیاست ایک ڈھال ہے جس کے ذریعہ قوم کو مصیبت سے بچلیا جائے ہندوستان کی سیاست حاضرہ سے تمام ہندی حیران وپریشان ہیں۔ اگر آپ تاجر ہیں تو ٹیکس کی مہنگائی سے پریشان ہیں اگر آپ عہدے میں ترقی کے طالب

ہیں تو رشرت خوری سے حیران ہیں ، اگر آپ کسان ہیں تو اشیائے کاشتکاری کی گرانی سے دوچار ہیں اگر آپ مظلوم ہیں تو عدالت کی پھیرا پھیری سے عاجز ولاچار ہیں اگر آپ انصاف کے طالب ہیں تو آپ پر بنیاد پرستی کا وار ہے اور اس سے بھی زیادہ خطرناک وسنگین مسئلہ ہندوستان کی فرقہ پرستی کا ہے اسی بنیاد پر ہندوستان ہندو مسلم میں منقسم نظر آتا ہے۔۔۔۔۔ آخر یہ کیسے ہوا؟۔۔۔۔۔ اور کیوں؟

دوستو! جب کوئی پارٹی جمہوریت کا غلط استعمال کرے اور کسی ایک قوم کے خلاف آواز لگائے اس کے آثار مٹانے کے ترغیبی کیمپ لگائے مسجدوں کو برباد کرنے اور مندروں کو آباد کرنے کا پلان تیار کرے تو سوتے ہوئے شیر کی مانند وہ قوم اٹھ کھڑی ہوگی اور وہ کسی حکومت اقتدار کے پرواہ کے بغیر اپنی حفاظت پر کمربستہ ہو جائے گی

دوستو! اس مادر وطن میں ہماری پوزیشن کوئی معمولی نہیں ہے ہم متحد ہو کر جس جانب رخ کریں گے ہم متفق ہو کر جس پارٹی کی طرف دھیان دیں گے ، ہم ایک ہو کر جس پارٹی کو اپنی پارٹی تسلیم کریں گے اسی کی حکومت بنے گی اسی کا اقتدار بحال ہوگا موجودہ حکومت مختلف نظریوں کا معجون مرکب ہے مگر یاد رہے کہ ترکیب میں تساوی ہو

Scanned by CamScanner

ورنہ ریت کا یہ محل جلد ہی زمین بوس ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ اسے اقتدار سے بھی ہاتھ دھونا پڑ جائے۔ حضرات! ہمیں معلوم ہے کہ مہاراشٹر کی حکومت اپنی ہٹ دھرمی کو برقرار رکھنا چاہتی ہے اسی وجہ سے اس نے چند دنوں کے اندر اندر وہاں کی اردو اکیڈمی اور اقلیتی کمیشن کو ختم کر دیا، کرشنا کمیشن توڑ دیا، یکساں سول کوڈ پاس کیا اور لاکھوں مسلم افراد کو بنگلہ دیشی قرار دیا، یہ چیزیں صرف ہمارے لئے نقصان دہ نہیں ہیں بلکہ اس وطن اور اس کے لوگوں کے لئے بھی نقصان دہ ہیں، حکومت آباد کرنے کے لئے بنتی ہے، بربادی کے لئے نہیں، اور جس دن برباد کرنے پر اتر آتی ہے خود برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔ دوستو! موجودہ حکومت اپنی صحیح و صاف ستھری سیاست پیش کرے جو کسی قوم کسی مذہب کی مخالفت میں نہ ہو کسی خاص متنازعہ فیہ جگہوں کو نہ چھیڑے، ورنہ ہندوستان کی تقدیر پر ایک بھونچال آسکتا ہے، ۱۹۷۷ء میں حکومت نے کسی مذہب کے خلاف ایکشن لیا اور ایمرجنسی کی فضا چلنے لگی، تو یاد ہو گا یاد ہو گا کہ مسز اندرا گاندھی جیسی بے نظیر حکمراں ہونے کے باوجود اسے بھی اقتدار سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔

سامعین کرام، فرقہ پرستی کی آگ سلگانے والی جن سنگھ پارٹی

جب گڑ بڑ کرنے لگی تو جنتا پارٹی کی حکومت گر گئی جس نے متنازعہ فیہ زمید سے کھلواڑ شروع کر دیا، اس کے پرخچے اڑ گئے اور اس کی حکومت ہاتھ سے نکل گئی۔ آپ خود سوچئے کہ ملک امانت ہے اگر اسمیں کوئی خیانت کرتا ہے تو وہ دیش کا غدار ہے وفادار نہیں ایسے غداروں کو ہند للکار کر کہتی ہے یہاں پر جواہر لال نہرو اور لال بہادر شاستری جیسا مزاج رکھنے والوں کی مستحکم حکومت بنے گی جن کے ذہن و دماغ میں ہندوستانی وسعت تھی اس لئے اگر کوئی تنگ دامنی کا شکار ہو کر بر سر اقتدار آنا چاہے تو اس کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔

محترم دوستو! آج ہمیں بیدار ہونے کی سخت ضرورت ہے اور پدرم سلطان بود کہنے سے کام نہیں چلے گا ہمارا وقت ہمارا امتلاشی ہے تو پھر بلا تاخیر ہندوستان کی حفاظت کرنے کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ اور اس کی آغوش میں ہونے والی فرقہ پرستی کے خلاف اعلان جنگ کر دو۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

Scanned by CamScanner

دنیا کی نرالی تاریخ

الحمدلله الذی جعل الظلمات و النور ۔ والصلوٰۃ والسلام علی محمد خیر الخلق و علی اله و صحبه اجمعین ، امّا بعد فقد قال الله تعالیٰ فی کتابه العظیم فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم قل یا یها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً۔ صدق الله العظیم۔

شمع رسالت کے پروانو! آج جہاں کے تمام حضرات دوش بدوش نظر آرہے ہیں اور سب پر سکوت طاری ہے اور سب کی نگاہیں اس کہنے والے اسٹیج کی طرف لگی ہیں ویسے جہاں آپ کی نگاہ مجھ جیسے خاکسار اور بے عمل انسان پر ہے وہیں اس بات کا بھی معترف ہوں کہ میں ایک طالب علم ہوں پڑھنے، لکھنے اور سیکھنے کا زمانہ ہے یقیناً الانسان مرکب من الخطأ والنسیان کے تحت ضرور مجھ سے غلطی ہوگی آپ

حضرات سے گزارش ہے کہ میری اس غلطی کو درگذر فرماتے ہوئے اصلاح فرمائیں گے۔ تو آیئے وجہ تخلیق کون ومکاں، یتیموں کا والی، غریبوں کا حامی، بے کسوں کا سہارا، محمد رسول اللہ ﷺ پر نذرانہ عقیدت پیش کریں۔

الّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انّک حمید مجید۔ الّٰھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انّک حمید مجید۔ط

سامعین کرام وحاضرین عظام! آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس تاریخ کو دنیا کے اکثر مؤرخین نے اپنی تاریخ میں جگہ دی ہے ہر مؤرخ نے اپنے نرالے انداز میں مرتب کرنے کی کوشش کی ہے اور دنیا کے اکثر شعراء نے اپنے اپنے شعروں میں جگہ دی ہے آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس تاریخ کے واقعات کو دنیا کے اکثر ادیبوں نے قلم بند کیا ہے اور اپنے اپنے انوکھے انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے آج کی تاریخ اس ذاتِ مقدس کے واقعات کو تازہ کرتی ہے جسکی

Scanned by CamScanner

خاطر رب السمٰوات والارض نے دنیا کو سجایا اگر اس ذات کو وجود میں لانا نہ ہوتا تو عالم میں کوئی چیز نہ ہوتی گویا دنیا کا وجود اسی ذاتؐ پر منحصر تھا جس ذات کی ولادت باسعادت یہی بارہ ربیع الاول صبح کا سہانا وقت تھا باد صبا کے جھونکے عالم میں چل رہے تھے چمن میں پھول مہک رہے تھے باغ عالم کی بلبلیں نغمہ سنج تھیں اور عنقریب آفتاب عالم تاب اپنی ضیاء پاشی سے رات کی تاریکی کو ختم کر کے صبح کی سپیدی نمودار ہی کرتا کہ ؎

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا (مسدس حالی)

شیدلیان اسلام : آپ ﷺ کو اللہ رب العزت نے جس زمین پر مبعوث فرمایا یقیناً وہ زمین دیگر زمینوں پر فوقیت رکھتی ہے ولادت سے قبل اس زمین پر حق کا اعلان کرنیوالا، اور حقانیت کے پرچم کو بلند کرنے والا، اور باطل کا کھلم کھلا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں تھا اللہ کے سوا غیر اللہ سے مرادیں مانگیں جارہی تھی، بتوں کے پرستش اور غیر اللہ کی پوجا ہو رہی تھیں ، اور لوگ دین حق سے ہٹ کر غلط طریقوں سے اپنی زندگیاں گذارنے میں مصروف تھے ایسے پر آشوب اور بھیانک ماحول میں ایک باطل کا کھلم کھلا مقابلہ کرنیوالا، اور حقانیت کے پرچم کو بلند

Scanned by CamScanner

کرنے کرنیوالا اور غیر اللہ سے ہٹ کر اللہ کی عبادت کرنے والا باطل معبودوں کو چھوڑ کر رب کائنات کیطرف جھکنے والا محمد رسول اللہ ﷺ کو انسان کی رہبری اور انکو راہ مستقیم پر چلنے کی رہنمائی کیلئے بھیجا اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ نے نبوت ورسالت کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اللہ کے احکام کو بندوں تک پہونچاتے رہے اور باطل قوتوں کا مقابلہ کرتے رہے آپ کو اس راہ میں بہت تکلیفیں دی گئی، پریشانیاں ہوئیں، مگر سب کو برداشت کرتے رہے۔ آپؐ پر اور آپؐ کے دین پر قسم قسم کی آفتیں لائی گئیں اور طرح طرح سے آپ کو اس دین سے ہٹانے کی کوششیں کی گئیں عاجز آکر اللہ کے دشمنوں نے حرص ولالچ کے پھندے میں پھنسانا چاہا، اور آپ کے چچا ابو طالب کے ذریعے سے کفار مکہ نے یہ کہلا بھیجا کہ محمد ﷺ جو باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر نیا دین قائم کئے ہوئے ہیں ایک طریقہ سے یہاں کے لوگوں کو پریشان کر رہے ہیں اگر سر زمین عرب کا بادشاہ بننا چاہتے ہیں تو ہم ان کی سر زمین کی رعایا بننے کیلئے تیار ہیں، اگر وہ دولت چاہتے ہیں تو عرب کا خزانہ حاضر ہے اگر وہ خوبصورت لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو عرب کی حسینائیں حاضر ہیں جب یہ باتیں ابو طالب کے ذریعے حضورؐ تک پہونچیں تو اس سوال

کے جواب میں سرور کونین تاجدار مدینہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس دین سے ہٹانے کی خاطر میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند لاکر رکھ دیا جائے تو بھی اس کام سے روکا نہیں جا سکتا اس کا اجر اس کا بدلہ اور اس کا ثمرہ دنیا کی کسی ذات سے ملنے والا نہیں ہے بلکہ آخرت میں اس ذات واجب الوجود کی طرف سے ملے گا جو پوری کائنات کا خالق ومالک ہے۔ محترم دوستو ! غرض کہ کفار مکہ اور مشرکین عرب آپ ﷺ کی راہوں میں روڑے ڈالتے رہے اس کے باجود اللہ کے رسول ﷺ اپنے پاک مشن سے پیچھے نہیں ہٹے بلکہ صبر و استقلال کے ساتھ کام کو آگے بڑھاتے رہے صرف تیئیس (۲۳) سالہ قلیل زندگی میں عروج وترقی کے مختلف مناظر دیکھنے میں آئے جن میں ایک فتح مکۃ بھی ہے ایک زمانہ تھا کہ دشمنان خدا نے اللہ کے رسول کو مکۃ سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا خانہ کعبہ کی کنجی دینے سے انکار کر دیا تھا لیکن پھر ایک وقت آیا کہ اسی مکۃ کی شرزمین پر آپ کی حکومت قائم ہو گئی کعبۃ اللہ کی کنجی آپ کے مبارک ہاتھوں میں آئی آپ نے فتح مکہ کے بعد سارے دشمنوں کو معاف کر دیا اور سارے ظالموں کو بغیر سزا و عقاب کے آزاد کر دیا بہر حال اللہ کا رسول انسانوں کی طرف بھیجا گیا اور کہلوایا

گیا یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا اے لوگو! میں تم لوگوں کی جانب رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یاد رہے کہ رسول کو نئی شریعت نئی کتاب اور نئے احکام دیئے جاتے ہیں رسول نبی ہو سکتا ہے اور نبی رسول نہیں ہو سکتا۔ دوستو! اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو بشارت دینے والا ڈرانے والا اور دعوت دینے والا روشن چراغ بنا کر بھیجا آج کی تاریخ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جس تاریخ میں ایسے صفات والے مبعوث ہوئے ہوں جس تاریخ میں سید الاوّلین والآخرین بھیجے گئے ہوں دل میں ذہنی طور پر بغیر یاد کئے ہوئے یاد ہو جاتی ہے اور یہ تقاضہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ آج کی مجلس سجا لینا اور آج کے دن کو یاد کر لینا اور آپ کی زندگی کا تذکرہ پڑھ لینا اور سن لینا کافی نہیں ہے بلکہ ان پر عمل کرنا اور بتائے ہوئے طریقے پر چلنا ہمارے لئے کامیابی ہوگی اور ان کی تبلیغ کو بڑھانا اور انکے فرمان کو دیگر قوموں کے سامنے پیش کرنا کافی ہے قلت وقت اجازت نہیں دے رہی ہے کہ اور کچھ بیان کروں حالانکہ ابھی بہت کچھ باقی ہے انشاء اللہ دوسری نشست میں موقع ملا تو آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ وما علینا الاّ البلاغ۔

Scanned by CamScanner

جنّت نشاں اور ہمارا کردار

نحمده و نصلّی علیٰ رسوله الکریم ۔امّا بعد۔

چشتی نے جس زمیں میں پیغام حق سنایا☆ نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا☆ جس نے حجازیوں سے دشت عرب چھڑلیا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

میرے نوجوان ساتھیو اور ملّت کی نوخیز نسلو!

آج کی حالتیں لیل و نہار کی گردشیں اور رات دن کی کروٹیں نت نئی چیزوں کا پیغام لے کر آ رہی ہیں یہ بات بالکل عیاں اور صاف و شفاف ہے کہ ھندوستان ھمارا ملک اور مادر وطن ہے اور یہاں ہمارا وجود آج سے نہیں بلکہ ایک مدّت سے ہے یہاں کی خوشیوں اور مسرّتوں میں ہم ساتھ ہیں یہاں کے رنج و غم اور کرب والم میں ہم شامل ہیں جب جب ہندوستان میں کوئی بات ہوئی تو سلجھانے کے لئے ہم آگے بڑھے جب جب کسی ظالم نے اس کے سہاگ کو لوٹنے کی کوشش کی تو اس کی حفاظت کے لئے ہم سینہ سپر ہوئے اس گلشن پر جب ظلمت کی تیز دستد

آندھیاں چلنے لگیں تو انھیں روکنے کے لئے ہم آگے بڑھے کسی نے بری نیت اور ناپاک ارادوں کے ساتھ یہاں کے حسن و جمال اور فضل و کمال سے کھلواڑ شروع کیا تو اس کے ارادوں کی دھجیاں سب سے پہلے ہم نے اڑائیں کہاں تک گنائیں سچ تو یہی ہے کہ ؎

چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

دوستو! آج فرقہ پرستی کی ہواؤں نے پورے ماحول کو زہر آلود کر دیا ہے منافرت کی چنگاریوں نے سکون و اطمینان کے ہر محلات کو خاکستر کر دیا ہے بغض و عداوت کے گندے اثرات ہر جگہ پھیل چکے ہیں آسمان ہند پر ظلم و ستم کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں ہندوستان کی گلیاں ماتم کدہ ہیں بھارت کا بچّہ بچّہ اپنی نازک آنکھوں میں مستقبل کی امیّد لئے ہوئے ہے انصاف کی چیخیں نکل رہی ہیں جمہوریت کا شیرازہ بکھ رہا ہے، خلاصہ یہ کہ ؎ محسوس یہ ہوتا ہے کہ دور تباہی ہے

شیشے کی عدالت میں پتھر کی گواہی ہے

پہلو میں دل رکھنے والے لوگو اور حقانیت کے علمبردارو!

ہم مذہب اسلام سے سرشار ہیں نبی آخر الزماں ﷺ کے پیرو کار ہیں اور باطل کے مقابلے میں جانباز ہیں، دوستو، ہمارے جسم پر فقر د

فاقہ کا زیب تن ضرور ہے مگر ہمارے دلوں پر قیادت وسیاست حفاظت و سیادت کی پکی لکیریں بھی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہماری قیادت کو جب دنیائے رنگ و بو نے دیکھ لیا تو نمونہ بنا کر اپنی راہیں ہموار کرلیں بڑی بڑی حکومتوں کی راہیں مسدود ہو گئیں ارادے متزلزل ہو گئے اور ہزاروں ارمان خاک آلود ہو گئے وہ وقت یاد کیجئے جب ہماری حکمرانی اور حکومت کی کامیابی کا چرچا چہار دانگ عالم میں ہونے لگا تو آسمان پر چمکنے والے ستارے بلندیوں پر پرواز کرنے والے پرندے اور ہزاروں میل دور کرنیں پھیلانے والے سورج بھی اپنی اپنی راہوں کو قطع کرنا ہماری حکومت اور سلطنت میں فخر سمجھے بغیر نہیں رہے۔

نشان راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو، ترس گئے ہیں کسی مرد راہ داں کیلئے

عزیزان ملت! مسلمانوں کی آمد سے قبل ہندوستان لڑائی اور جھگڑوں کا اڈہ بن چکا تھا مذہبی ٹکراؤ اس قدر تھا کہ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں تک کو نہیں بخشتے تھے جین دھرم والے الگ شور و غل کرتے تھے بودھ دھرم علیحدہ لوگوں کی راہیں ہموار کرتے تھے عام اور سیدھے سادے انسان برھمن اور راجپوت وغیرہ سے عاجز آ گئے تھے گویا کہ افراتفری کا ایک بھیانک سماں تھا لوگ آرام وسکون کی پرلطف زندگی

کے متلاشی تھے عورتوں کے ساتھ کوئی انصاف۔ کوئی فیصلہ تسلّی بخش
ہوتا ہی نہیں تھا جس بے چاری کا شوہر اگر مر جاتا تو اس بے چاری کی
زندگی میں خوشگواری کا پیدا ہونا ناممکن ہی نہیں بلکہ محال تھا اور اتنا ہی
نہیں بلکہ نہ جانے ان پر کیسے کیسے فقرے کسے جاتے تھے کہ سنکر صحیح
ضمیروں کی چیخ نکل پڑتی تھی۔ لوگو! جب ظلم و بربریت اور سفاکی و
درندگی کے ماحول سے یہاں کی خوشگوار فضائیں بالکل خراب ہوتی جا
رہی تھیں تو خالق ارض و سماں اور مالک کون و مکاں نے رحم و کرم، لطف
و مہربانی اور عنایت و بخشش کے لطیف جھونکے اس طرح چلائے کہ
ہندوستان کی تاریک گلیاں تک روشن ہونے لگیں آفتاب نبوت و
رسالت کی محبوب کرنیں مہلّب بن صفرہ کے ذریعہ ہندوستان کے
در و دیوار پر چمکنے لگتی ہیں آہستہ آہستہ یہاں کی سلطنت کی باگ ڈور اور
زمام اقتدار کو مضبوطی سے تھامنے اور عوام الناس کو صحیح اور سکون کی
سانس عنایت کرنے کے لئے ایک سے ایک بہادر، جری، اولوالعزم اور
باہمت شخص محمد بن قاسم کی شکل میں نمودار ہوا تو کبھی غزنوی کی
صورت لے کر، کبھی غوری کی تصویر لے کر آیا یہاں کی دھرتی پر پلنے
والے لوگوں نے خلجیوں کو دیکھے بغیر نہیں مانا، تاتاریوں کا استقبال کرنے

Scanned by CamScanner

نہیں چھوڑا پٹھانوں اور مغلوں کو چشم و ابرو سے لگایا، کیوں؟ صرف اور صرف اسلئے کہ حق کا اعلان، تمام لوگوں میں مساوات کا پیغام اور عدل و انصاف کا قیام ان کی نیتوں اور ان کے ارادوں میں موجود تھا اور اس کی یہاں پر ضرورت تھی آخر کار ایک امڈ تا ہوا سیلاب تھا حکمرانوں کا، ایک تیز و تند طوفان تھا قائیدوں کا، منتہائے نظر بلا مبالغہ آٹھ سو سال سے زائد حکمرانی کر کے ہندوستان کے ارض مقدس پر ظلم و ستم کے خلاف وہ بھیانک اور خطرناک جنگ کی اور انصاف کی ہوائیں اس طرح چلائیں کہ زمانہ آج بطور نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

سو بار سنوارا ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہل جنوں بتلائیں گے کیا ہم نے دیا ہے عالم کو!!!

وطن کے جانباز مجاہد و اور وفا شعار لوگو! ہندوستان نے جہاں اپنوں کو جگہ دی ہے وہیں غیروں کو بھی اپنی آغوش میں بٹھانے کی کوشش کی ہے مالی آئے تو گلشن کو سجا کر حسین سے حسین بنا کر رکھ دیا گل چیں آئے تو اس نے خار دار اور کھنڈر بنا کر رکھ دیا وہ وقت ارباب تاریخ لکھنے سے رکے نہیں ہیں کہ انگلینڈ میں ۱۶۰۰ء میں ایک تجارتی کمپنی کا قیام عمل میں آیا تھا اور ٹھیک شہنشاہ جہانگیر کے زمانے میں یہاں

بھی ۱۶۱۲ء میں گیارہ جنوری کو اسی تجارتی کمپنی کی بنیاد رکھی گئی تھی جسے ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے بڑے بڑے شہروں میں تجارتی مراکز قائم کرنے کی اجازت لی گئی اور آہستہ آہستہ اپنی عیاری سے حکومت پر قابض ہو گئے یہ حالات ہندوستان کے حق میں بہت برے تھے غلامی کی لہریں ہندوستان کے لوگوں کے دلوں پر چلنے لگیں یہ ظالم انگریز اپنی چالبازیوں، مکاریوں اور دغابازیوں کے درپردہ مسلمانوں سے دشمنی اور عداوت کا مکمل بدلہ لینے پر تلے ہوئے تھے انسانیت سسک رہی تھی ہر طرف حیوانیت اور درندگی کا دور دورہ تھا انگریزوں نے یہاں کی ساری املاک و جائیداد کو لوٹ لیا جب یہاں کے لوگوں کی غیرت کو چیلنج کیا اور للکارا تو علمائے کرام اور ان کے ساتھ یہاں کے عوام جن کے دلوں میں آزادی کی شمع جل اٹھی تھی بر سر پیکار ہوئے اور یہ کہتے ہوئے میدان جنگ میں کود پڑے۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے ☆ دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے؟

دوستو! میسور کی دھرتی آج بھی سلطان حیدر علی اور ان کے فرزند ارجمند سلطان ٹیپو کے نام سے لرزتی ہے جنھوں نے اپنی ساری زندگی میں انگریزوں کو لوہے کے چنے چبوا دیئے تھے اور آزادی کی خاطر

دونوں مردان مجاہد نے اپنی جان کا نذرانہ مادر وطن کو دیدیا مگر وہاں کی حکمرانی پر ظالم انگریز کی ایک نہ چلی ۱۸۰۳ء کا سال یاد ہے کہ آزادئ ہند اور وقار ہند بحال کرنے کے لئے انگریزوں کے خلاف شاہ عبد العزیزؒ نے فتویٰ صادر کیا کہ ہندوستان دار الحرب ہے ۔ کیا ۱۸۵۷ء میں علمائے کرام اور ان کے حاملین میدان شاملی میں خون سے شرابور نہیں ہوئے ؟اور حافظ ضامن نے کس دن کے لئے جام شہادت نوش کیا تھا ؟ جلیانوالہ کا حادثہ عظمیٰ کس دن کے لئے تھا؟

قوم وملت کے غیرت مندو! یہ سب ہمارا ہی کردار ہے جسے ہندوستان کی تعمیر وترقی کے لئے ہمارے اکابرین اور اسلاف نے وقف کیا تھا تمام قربانیاں ، پریشانیاں اور تکالیف کے بعد ان کے ثمرات ۱۹۴۷ء میں دنیا کے سامنے ظاہر ہوئے ۔

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم ☆ سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا (اقبالؒ)

آج غلامی کے ایام ختم ہوئے کافی دن گذر گئے مگر ہمیں صحیح حقوق ملنا تو دور کی بات ہے حقوق اصلیہ بھی چھینے جا رہے ہیں ہمارے ساتھ ظلم و ستم کا رویہ روا رکھا جا رہا ہے ہندوستان میں ہم مسلمانوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے ہمیں فرقہ پرستی کی آگ میں جھونکا جا رہا ہے

Scanned by CamScanner

فسادات کا اصل نشانہ ہم ہوتے ہیں ہماری اس دھرتی پر اتنی قربانیوں کے باوجود ہماری اس طرح "عزّت افزائی" کی جارہی ہے

جب گلستاں کو خوں کی ضرورت پڑی!!
سب سے پہلے...... ہماری ہی گردن کٹی
پھر بھی کہتے ہیں...... یہ آج اہل چمن
یہ چمن ہے ہمارا،...... تمہارا نہیں!!

وقت کے غیور فرزندو! ہمارا مستقبل تبھی تابناک ہو سکتا ہے جبکہ ہم اپنے ماضی کی تاریخ کو سامنے رکھ کر آگے بڑھیں گے ہم میں وہ روح آج بھی موجود ہے ہماری طاقتیں سلب نہیں ہوئی ہیں ہماری راہیں کھلی ہوئی ہیں ہمارے ارمان ابھی بکھرے نہیں ہیں ہم آج بھی اپنے ارادوں کو فولادی قوت دے سکتے ہیں، اپنے عزم کو کوہ ہمالیہ کی چٹان بنا سکتے ہیں، تو تاخیر کس بات کی؟ رکاوٹ کیوں؟ اٹھو، آگے بڑھو اور کھینچ لو ظالم کی زبانوں کو سلب کرلو باطل کی طاقتوں کو، روک لگا دو مخالفوں کی راہوں پر

خاموش مزاجی تمہیں جینے نہیں دے گی
اس دور میں جینا ہے تو کہرام مچادو!!!!!

Scanned by CamScanner

وقت پر حکمرانی کرنے والے تم ہو، تمہارے دلوں میں آج بھی وہ انگڑائیاں موجود ہیں جن کی ضرورت آج ہے ہماری فطرت اسلام کے خلاف اٹھتی ہوئی آواز کو برداشت نہیں کر سکتی، ہماری غیرت قرآن کے خلاف بلند کی گئی آواز کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتی، ہمارے جسم کی حرارت اسلامی اصول و قوانین میں ترمیم و تبدیلی کو کبھی قبول نہیں کر سکتی مستقبل کی کامیابی ہماری حرکت و سکون میں مضمر ہے، آنے والے دنوں کی روشنی ہمارے مضبوط ارادوں میں پوشیدہ ہے ہم جان کو ہتھیلی پر رکھ کر اکابر و اسلاف کے طریقے کی تجدید کریں تاکہ ہندوستان کا ہر خطہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے قدرت سے امید ہے کہ کامیابی ہماری دامن گیر ہو گی۔

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور جہاں ہمارا

و آخر دعوانا ان الحمد لله ربّ العالمين۔

Scanned by CamScanner

دولت بے بہا

الحمد لله وکفیٰ و سلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ اماّبعد! فقد قال الله تعالیٰ فی کتابه الکریم لا تقل لهما اف ولا تنهر هما وقل لهما قولاً کریماً۔

اسلام کی حلاوت سے سرشار لوگو! خاتم النبین کے جاں نثارو ،آج کی اس بہترین ساعت میں ارباب بزم کی جانب سے متعین کردہ مضمون اطاعت والدین پر کچھ لب کشائی کرنے کی جرأت کررہاہوں امید ہے کہ آپ حضرات میری اصلاح فرمائیں گے۔

دوستو! آج کے پر فتن دور میں جہاں انسانیت کوسوں دور چلی گئی ہے اخلاق نام کی کوئی چیز نہیں ہے تہذیب و تمدن کا شیرازہ بکھر رہا ہے لوگ حسد، بغض اور عداوت جیسی گھناؤنی عادات کو اپنانے میں مصروف ہیں، اخوت و بھائی چارگی اٹھتی جارہی ہے، دینی تعلیم سے

Scanned by CamScanner

لوگوں کی کثیر تعداد نا بلد اور نا آشنا ہو رہی ہے ، جہالت کا دور دورہ ہے ، بے دینی و بے ایمانی کا چرچا، ایک آدمی دوسرے آدمی کے خون کا پیاسا، لوگ دولت کو ہی اپنا ماویٰ و ملجا بنا رہے ہیں مذہب اور دھرم نام کی کوئی چیز ان کی زندگی میں نہیں پائی جا رہی ہے۔

آیئے آج دیکھئے کہ جس چیز نے انسان کو اقبال مندی اور فیروز مندی سے مالا مال کر دیا تھا اس چیز کی کیا مانگ ہے حقیقت تو یہی ہے کہ اسلام نے انسانوں کی ہر موڑ پر رہبری کی ہے اور صبح قیامت تک کرتا رہے گا اسلام کا یہ ببانگ دہل اعلان ہے کہ لوگو ان موتیوں کی قدر کرو جس کی وجہ سے آخرت میں بہت بڑی عزّت ملے گی یہی موتی ہیں جن کا تذکرہ رب کائنات نے جگہ بجگہ کیا ہے یہی وہ دولت ہے جس دولت کی قدر سے ربّ کعبہ بھی خوشی و مسرّت سے جھوم اٹھتے ہیں خبر دی ہے صادق و مصدق ﷺ نے کہ رضی الرّب فی رضی الوالد و سخط الرّب فی سخط الوالد

سامعین عظام ! جوانی کے ایام کو چھوڑیئے کسی طرح گذر بسر ہو ہی جاتی ہے اصل امتحان بڑھاپے کے عالم کا ہے ، بیٹا شباب کے عالم میں ہے جوان بیٹا اپنی زندگی کے عروج کے متعلق

Scanned by CamScanner

سوچتے سحر کرتا ہے بیوی الگ مانگ کر رہی ہے، ضعیف ماں بیچاری کراہ رہی ہے یا کوئی چیز مانگ رہی ہے یا کوئی چیز پوچھ رہی ہے ایسی حالت میں اسلام کی یہ آواز ہے اسلام کی یہ صدا ہے کہ تم اپنے والدین کی قدر کرو اور اطاعت گذار بنو ان کی باتوں کو سنو۔ حدیث شریف کی خوشخبری ہے کہ ماں باپ کی خدمت جنّت کی ضامن ہے اور کیوں نہ ہو، جبکہ ان کی ناراضگی پر خدا بھی روٹھ جاتا ہے بھلا بتائیے کہ ہم نوجوانوں کا برتاؤ اور سلوک بوڑھی ماں کے ساتھ کس طرح کا ہونا چاہئے صحابہ کرام کے حالات پڑھنے اور اسلامی تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کرنے سے پتہ چلے گا کہ ہمارے اسلاف نے اپنے والدین کی کس قدر اطاعت کی ہے اور اپنے والدین کی اطاعت کے خاطر رات دن کھڑے ہو کر گذار دیئے اور ہمیشہ اس خیال میں رہے کہ کوئی حرکت ایسی نہ ہو جس سے والدین کو ہلکی سی بھی چبھن کا احساس ہو چونکہ قرآن کی آیت اس کی رہبری کرنے میں مصروف ہے وقضیٰ ربّک أن لا تعبدو الّا ایّاہ وبالوالدین احساناً امّا یبلغنّ عندک الکبر احدھما او کلا ھما فلا تقل لھما افّ و لا تنھر ھما وقل لھما قولاً کریما واخفض لھما جناح الذّلّ من الرحمۃ و قل ربیّ

ارحمهما کما ربّیانی صغیرا۔

حضرات ! آج ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں ہم اپنی زندگی کے طریقوں کو اسلامی رنگ دے رہے ہیں وہیں پر والدین کی اطاعت بھی کریں اور اس معاملے میں جو بھی کوتاہی ہے اس کو دور کریں تاکہ والدین کی تکلیف ہمارے لئے آخرت میں پریشانی کا موجب نہ ہو۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔

Scanned by CamScanner

احیائے خلافت اسلامی

الحمد لله الّذی جعل الانسان فی الارض خلیفة والصلوٰة والسّلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلیٖن الّذی اصدر الاسلام والا حکام فی العالم و علیٰ آله و اصحابه الذّین یتعاونون فیه لیلاً و نهارا (امّا بعد) فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم - بسم الله الرحمن الرحیم - انیّ جاعل فی الارض خلیفه صدق الله العظیم۔

میرے نوجوانو! اور میرے دینی بھائیو!

قرآن ہمارا رہبر ہے اسلام ہماری منزل ہے ☆ ہم اپنے وطن میں اسلامی دستور بنا کر دم لیں گے

ہم ایک خدا کے قائل ہیں اس دور کے ہر بت توڑیں گے

ہم سرکش و جابر لوگوں کو قدموں پہ گرا کر دم لیں گے!!

ذرا تھوڑی دیر اس دور کو یاد کیجئے اس تاریخ کو پلٹئے، ان ایام ماضیہ کو سامنے لائیے، جس دور میں اسلامی سکّے رائج تھے جس تاریخ میں اسلامی عدل و انصاف موجود تھے اور جن ایام ماضیہ میں خدا کا نظام دنیا کے لوگوں کے لئے وقف تھا، جب رسول خدا پیغمبر اعظم، رہبر انسانیت ﷺ نے مکہ کی سنگلاخ زمین پر شمع خداوندی کو روشن فرمایا اور

عدل وانصاف کی صداؤں سے ظلم و جبر کے محلات میں لرزہ طاری کردیا تو عرصہ دراز سے سسکتی انسانیت کو سکون ملا۔ مدت ہائے دراز سے ٹکٹکی نگاہ حق کو تعاون حاصل ہوا سرکار مدینہ کی تیئیس ۲۳ سالہ زندگی اسلامی خلافت کا انمول نمونہ اور بے مثال آئینہ ہے۔

قرآن کریم اور کتاب مبین کے نزدیک اس خلافت ارضی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کرۂ ارض میں بنی نوع انسان کی ھدایت و سعادت کے لئے ایک خاص ذمہ دار قوم و حکومت ہو، اور وہ اللہ کی عدالت کو دنیا پر نافذ کرے، ظلم و جور اور ضلالت و طغیانی سے اس کی زمین پاک ہوجائے ایک عام امن و سکون اور امنیت و راحت دنیا میں پھیل جائے اور اللہ کا وہ ہمہ گیر قانون عدل جو تمام کائنات میں سورج سے لے کر زمین کے ذرّات تک نافذ و قائم ہے اور جس کو قرآن اپنی زبان میں صراط مستقیم کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے زمین کے گوشہ گوشہ اور چپے چپے میں جاری و ساری ہو کر کرۂ ارض کو سعادت و امنیت کی ایک بہشت زار بنادے

یہ پہلا سبق ہے کتاب ھدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا (حالی)

میرے نوجوان دوستو! سب سے پہلے جو قوم اور قوم کا جو فرد

خلیفہ ہوا، اللہ کی عدالت قائم رکھنے میں اور اسکو نافذ کرنے میں اللہ کی نیابت اور قائم مقامی رکھتا تھا اور اس کے بعد آنے والی ہر قوم، اپنے سابق کی نائب تھی اور ہر خلیفہ سابق کا قائم مقام! تو آیئے، ظہور اسلام کے بعد جب ارضی خلافت کے وارث اسلام کے نام لیوا ہوئے تو اس سلسلہ کا پہلا خلیفۃ اللہ صاحب وشارع اسلام تھا یعنی سردار دو عالم سرور کائنات محمد عربی ﷺ وار پھر جن لوگوں کے ہاتھ میں اسلام کی مرکزی حکومت آئی وہ خلیفۃ اللہ کے نائب اور قائم مقام ہوئے اس لئے ان پر خلیفہ کا اطلاق ہوا اور اب تک ہو رہا ہے کہیں ھوالّذی جعلکم خلائف الارض سے قرآن نے تعبیر کیا تو کہیں انّ الارض یرثھا عبادی الصالحون کہہ کر پیغام عمل دیا ہے تو کہیں ثمّ جعلنا کم خلائف فی الارض من بعد ھم لننظر کیف تعملون کہہ کر انسانوں اور مسلمانوں کو صدائے فکر دی ہے ان کے علاوہ بے شمار جگہوں پر اس کی تاکید و ترغیب نمایاں ہیں یہ کیوں؟ صرف اور صرف اس لئے کہ دنیا کے اندر خدا کی عبادت قائم ہو جائے نیکی و راستی کا اعلان ظہور ہو جائے برائی سے بنی نوع انسان کے دلوں اور ہاتھوں کو روک دیا جائے

مستقبل کے جانباز سپاہیو

وہ وقت بھی دیکھے ہیں تاریخ کی گھڑیوں نے ☆ لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی!!

ہماری تاریخ اسلامی اور سیر خلافت پر مختلف احوال آئے زمانہ نے مختلف لبادے اوڑھے، قوم کے مزاج میں تبدیلیاں ہونے لگیں اور اس کے در پردہ بظاہر غیردں کا نہیں اپنوں کا ہی ہاتھ تھا دشمنوں کا اشارہ نہیں دوستوں کا ہی ہاتھ تھا، در حقیقت مسلمانوں کی قومی زندگی اور عروج کا اصلی دور وہی تھا جب ان کی قومی و انفرادی، مادّی و معنوی، اعتقادی و عملی ہر زندگی پر اجتماع و اتفاق کی رحمت طاری تھی اور ان کے تنزل واد بار کی اصل بنیاد اسی دن پڑی جب اجتماع و ائتلاف کی جگہ اشتات وانتشار کی نحوست چھانی شروع ہو گئی ابتدا میں ہر مادہ مجتمع تھا ہر طاقت سمٹی ہوئی تھی ہر چیز بندھی ہوئی تھی لیکن بتدریج نفرت و انتشار کی ایسی ہوا چلی کہ ہر بندھن کھلا، ہر جماؤ پھیلا ہر ملی جلی اور اکٹھی طاقت منتشر والگ الگ ہو کر تتر بتر ہو گئی

حضرات! خلافت عثمانیہ کے نام سے جو کچھ بچی کچھی دولت تھی، جسے شوکت اسلامی کا آخری رمز اور پاسبانی حاصل تھی وہ بھی بیسویں صدی کے اوائل میں ختم ہو کر رہ گئی

دوستو! اس کے بعد دنیا کے سامنے بہت سے نظام آئے

Scanned by CamScanner

بیشمار قوانین انسانی کے دعوے اٹھے، کہیں تو اشتراکیت نے جھنڈے لہرائے تو کہیں کمیونزم دکھائی دیا، مگر وہ سکون وراحت جو انسانی ضمیر کے شایان شان ہے وہ اس سے کوسوں دور رہے۔ بزرگو! دنیا آج کے تہذیب وتمدن کی وجہ خلافت اسلامیہ سے ناآشنا ہو رہی ہے مگر ان کی آغوش میں ہونے والا ظلم و تشدد اسلامی نظام کا طلب گار ہے گلیوں کوچوں کی بدامنی اور بے چینی اسلامی عدل وانصاف کے چیخ وپکار کر رہی ہے انسانی روح اسلامی احوال کے لئے پیاسی ہے اور ایمانی حرارت کے لئے بے قرار۔...... تو، دوستو! وقت کے دھارے کو بدلو رفتار زمانہ کو پرکھو، وہ قوت جسے خیبر کی سرزمین سے کھدیڑ کر نکالی گئی تھی، وہ طاقت جسے جزیرۂ عرب میں جگہ دینا پاپ سمجھا گیا تھا وہ اپنی عیاریوں سے ہم تک پہونچ چکی ہے اور دیمک کی طرح قلعہ اسلامی کو ہر طرح سے کھوکھلا کرنے میں لگی ہوئی ہے ہر شعبہ میں ہماری گرفتاری کے لئے صبح وشام ایک کرنے میں مصروف ہے تو ایسے وقت میں اپنے آپ کو پرکھنے کی ضرورت ہے اور اپنی اہمیت کو سمجھنے کا مطالبہ ہے۔

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا ☆ تو کر لیتا ہے...... یہ بال وپر روح الامیں پیدا

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں ☆ جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا؟

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں (اقبالؒ)

ولا تھزنوا ولا تحزنو وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔

محترم سامعین کرام! سفر کی کامیابی نہ تو منزلوں پر موقوف ہے نہ مختلف راہوں پر۔ راہ کوئی بھی ہو قدم میں حرکت اور ہمت میں اقدام ہے تو انسان کبھی نہ کبھی منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے، کامیابی چلتے رہنے اور بڑھتے رہنے کا نام ہے آج بظاہر یہ بعید از قیاس ہے کہ خلافت اسلامیہ کا احیاء ہو مگر خلافت اسلامیہ ہی ایک علاج ہے آج کے جور و ظلم کا، خلافت اسلامیہ ہی ہے جو اپنے اندر انسانوں کی مسیحائی کی قدرت رکھتی ہے اور کیوں نہ ہو اسکا آئین اور اس کی ہرٗ دفعات انسانیت کی مسیحائی کے لئے وقف ہے ماضی کے احوال سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ آنے والے ایام میں ہماری بے حس و حرکت کی تصویر سے پر امیّد ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ہم اسی طرح کی سانس سکون دل سے لیتے رہیں تو اپنی زندگی کسی نہ کسی طرح گذار ہی لیں گے مگر تاریخ ہمیں برداشت نہیں کرے گی اس لئے۔

محترم دوستو اور مستقبل کے معمارو! آج کی قربانی آنے

والے ایام کے لئے مسرت، آج کی تکلیف مستقبل کے لئے آرام ہماری ہر حرکت اسلامی نظام کے نفاذ پر موقوف ہو ہماری ہر سانس اسلام کی عظمت کی واپسی کے لئے ہو اقبال اسلام کے لئے کوشش کرنا ہماری فطرت ہو..............خدارا، نئی نسلیں آپسی تنازعات سے پاک ہو کر اور اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اس اجتماعیت پر آجائیں جس کی تاکید وترغیب صدائے غیب کی طرف سے ہے۔

واعتصموابحبل الله جميعا ولا تفرّقوا!

دوستو! اسلام نے جہاں دیگر چیزوں پر زور دیا اس سے کہیں بہت زیادہ اجتماعیت پر زور دیا ہے اور مختلف مثالوں سے اس کو تعمیری شکل میں لانے کے فوائد کو بیان کیا ہے تو پھر خلافت اسلامیہ کی کوشش تن من دھن کی بازی لگا کر کی جانی چاہئے آیئے تو دنیا کو درندگی سے پاک کر کے اسے عدل وانصاف کا پیغام دے کر نئی زندگی عطا کریں۔

اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگادو!!

کاخ امراء کے..............در و دیوار ہلادو

Scanned by CamScanner

اسلام اور جدید اقتصادی حالات

الحمد لله ربّ العالمین، وجعل متاع الدنیا قلیلاً والعاقبة للمتقین ، والصلوٰة والسلام علیٰ سیّدنا و مولانا محمد النبی الامین و علی آله و اصحابه اجمعین ،امّا بعد۔ فقد قال الله تبارک و تعالی فی القرآن المجید والفرقان الحمید فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم ۔نحن قسمنا بینهم معیشتهم فی الحیٰوة الدنیا ورفعنا بعضهم فوق بعض درجات لیتخذ بعضهم بعضاًسخریاً صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم۔

صدر محترم ،اساتذہ کرام ، قابل قدر دانشورو ،اور آسمان علم و حکمت کے درخشندہ ستارو! ۔

اے طائرلاہوتی ،اس رزق سے موت اچھی...... جس رزق سے آتی ہو...... پرواز میں کوتاہی

محترم سامعین عظام! آج ان بدلتے حالات میں جہاں انسانی کردار متزلزل ہے ، وہیں اعمال بھی ، جہاں انسانی گفتار خوف زدہ ہے

Scanned by CamScanner

وہیں اطوار بھی، گرداب زمانہ نے کسی قوم کسی جماعت اور کسی دور کے ساتھ وفاداری نہیں کی ہے مگر آج بھی احکام الٰہی کی دل آویز صدا انّ اللہ لا یغیّر ما بقوم حتیٰ یغیّر و اما با نفسھم پوری قوت کے ساتھ برقرار ہے اور مومنوں کے قلب میں آج سے چودہ سو پندرہ سال قبل سے تہلکہ مچارہی ہے، دوستو! ایک وہ وقت تھا کہ اسلامی رسم ورواج، ایمانی کردار، روحانی اطوار اور لافانی گفتار کی راہیں بڑی تیزی کے ساتھ انسان کے دل ودماغ پر ہموار ہورہی تھیں امریکہ ہویا افریقہ یورپ ہویا ایشیا، ہر جگہ اسلامی پرچم لہراتا دکھائی دیتا تھا عظمت اسلام اور رفعت اسلام نمایاں تھی قبل از اسلام جہاں لوگوں کے عقیدے خراب ہورہے تھے وہیں اپنی زندگی میں حیران وپریشان نظر آرہے تھے انکے ہر شعبہ زندگی میں بے چینی، پے چیدگی جھول اور خرابی موجود تھی، معاشی صورت حال دگر گوں تھی اور اقتصادی زندگی پریشان کن تھی۔

مگر دوستو! قربان جایئے مذہب اسلام پر جس کے سلسلہ میں قرآنی پکار انّ الدین عند اللہ الاسلام ہے در حقیقت اسلام ایک ایسا مضبوط نظام کائنات ہے جس کی رہبری نے انسانوں کی زندگی میں انقلاب برپا کردیا ہے اور صبح قیامت تک کرتا رہے گا اسلام ایک ابدی پیغام اور

Scanned by CamScanner

لازوال پیام لے کر مطلع جہاں پر طلوع ہوا ہے اسلام نے اقتصادی مسائل کے سلسلہ میں جو روایت اور جو فارمولہ پیش کیا ہے اور جس نظام معیشت کے لوگوں کو اپنانے کا حکم دیا ہے وہ نہایت صاف وشفاف اور پاکیزگی سے لبریز، گندگی اور دھوکہ بازی سے کوسوں دور ہے چشم بصیرت سے آج بھی اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اقتصادی حالات پر شور مچانے والو! ہر چہار دانگ عالم میں پھیل جاؤ مشرق ومغرب کو چھان ڈالو شمال وجنوب کا سفر کرلو تاریخ کے اوراق از اوّل تا آخر کھنگال ڈالو کہیں بھی اسلامی نظام کی نظیر اور بدل نہیں مل سکتا اگر اقتصادی نظام کہیں ملے گا تو وہ یہودیت میں نہیں، عیسائیت میں نہیں اور مجوسیت میں نہیں بلکہ مذہب اسلام میں ملے گا، اسلام نے السوال ذلّة کہکر پابندی عائد کردی کہ بندوں سے سوال کے بجائے کسب کی طاقت پیدا کرو جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر فروخت کیا کرو بندے ایک دوسرے کی حاجت روائی نہیں کرسکتے چونکہ صدائے غیب ہے واللہ الغنی وانتم الفقراء۔پ٢٦

حاضرین کرام! مذہب اسلام نے انسانوں کو اقتصادی زندگی میں جو طریقہ بتاکر ترقی کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے تجارت کو اہم

Scanned by CamScanner

مقام حاصل ہے باری تعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے یا ایھّا الذّین آمنو لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الّا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ۔ دوستو! اس مادر گیتی پر حصول مال اور حصول رزق کی بے شمار راہیں اور لاتعداد طریقے پہلے بھی موجود تھے اور آج بھی کم و بیش موجود ہیں ڈکیتی بھی آمدنی کا ذریعہ ہے چوری بھی حصول آمد کی راہ ہے، سودی کاروبار بھی ایک مشغلہ ہے، قمار بازی، جوابازی بھی آمدنی کا دھندا ہے اور نہ جانے کون کون سی بازیاں اس زمین پر رائج ہیں مگر اسلام کے دلنشیں نظام نے اقتصادی زندگی میں چار چاند لگانے کے لئے صرف اور صرف تجارۃ عن تراض منکم کو فوقیت دی ہے چونکہ تجارت کے سوا اور اس کے علاوہ ہر قسم کے طریقہ آمدنی میں خرابی اور دھوکہ ہے کسی میں غریبوں کے خون سے کھلواڑ کیا جاتا ہے کسی میں یتیموں کا گلا گھونٹا جاتا ہے کسی میں بے سہاروں کو لوٹا اور کھسوٹا جاتا ہے مگر تجارت والی آمدنی کی تعریف کی گئی ہے اور برکت کا ذریعہ بتایا گیا ہے کلوا من الطیبات و اعملو صالحاً! تاجدار کونین شہنشاہ دوعالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے عہد مبارک میں تجارت کو اپنایا گیا اور غلط بیع سے اجتناب کا حکم صادر فرمایا گیا خلیفہ اول سیدّنا حضرت ابو بکر صدیقؓ

عرب کے مشہور تاجروں میں شمار ہوتے تھے اتنا ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ایک بڑی تعداد نے تجارت کو اپنایا اور تجارتی منڈیوں میں صداقت وامانت اور دیانتداری کا انمول نمونہ پیش کیا جو اس وقت مفقود تھا یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی اقتصادی حالت الحمد للہ خوش حال رہی غرض کہ تابعین اور تبع تابعین نے بھی تجارتی منڈیوں کو رونق بخشی لوگوں کو تجارت کے طور طریقے بتائے ویسے بھی اللہ کا نظام کامل ہے اللہ نے معیشت کے بارے میں واضح الفاظ میں فرمایا ہے نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوٰۃ الدنیا و رفعنا بعضھم فوق بعض درجات لیتّخذ بعضھم بعضاً سخریاً

پھر ہمیں ایسی صورت حال میں کیا سوچنا ہے کہ ہمارے پاس معیشت کا نظام کیسے رہے گا اس کی تقسیم کیسے ہو گی، اس میں انسانی دخل کی کیا ضرورت ہے جب کہ ہمارے پاس ایک ضابطہ ہے جس کی روشنی میں معیشت کی تقسیم خود بخود ہو جاتی ہے نیز آیت مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ ہم نے درجہ کے اعتبار سے معیشت کی تقسیم کی ہے ایک کو دوسروں پر فوقیت بھی دی گئی ہے کیونکہ اس میں خدا کا حکم چلے گا،

Scanned by CamScanner

مذہب اسلام خدا کا مرتب کردہ قانون فطرت ہے خدائی نظام میں خدا کی حکمرانی ہوتی ہے اور سب کے سب محکوم ہوتے ہیں خدا کی زمین وسیع سے وسیع تر ہے کسی کی جاگیرداری نہیں کوئی انسان کسی کو ذلیل ورسوا نہیں کر سکتا ہے کسی کو عزت نہیں دے سکتا وتعز من تشاء وتزل من تشاء بیدک الخیر۔

محترم حضرات! ۔ ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغ مصطفوی سے ہے شرار بولہبی

اسلام کو ہر زمانہ اور ہر دور میں اپنے مخالفوں کا سامنا کرنا پڑا ہے مخالفین اسلام کی طرف سے نت نئے حیلے شیطانی وسوسوں کی شکل میں آئے توحید خداوندی پر دار اور مصیبت دہریوں کی طرف سے آئی نبوت کی جانب مسیلمہ کذاب نے جھانکا بے شک اسی طرح معاشی اور اقتصادی نظام اسلام پر جدید اقتصادی نظریات کو لے کر کمیونزم اور اشتراکیت پسند افراد بڑھنے لگے اور انھوں نے اسلام پر کمند ڈالنے کی کوشش کی مگر آفتاب کے سامنے ذروں کی ہستی چہ معنی دارد؟ ماہتاب کے سامنے تاروں کا وجود کیا، چراغ کی کیا مجال کہ سورج کو منہ دکھائے، ستاروں کی کیا تاب کہ مہتاب سے آنکھ ملائے۔

Scanned by CamScanner

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے...... گا ناپائیدار ہو گا(اقبالؒ)

دوستو! اشتراکی نظام جس کو دنیا جدید اقتصادی نظام کے نام سے جانتی ہے، کیا وہ نظام بھی کوئی نظام ہے جس سے غریبوں کی مسکراہٹ چھن جائے مالداروں کے حقوق ختم ہو جائیں معاشرہ میں امن وسکون کی بجائے رنج وغم کا ماحول پیدا ہو جائے، راحت وآرام کی بجائے شور وغوغا ہونے لگے، سازگار ماحول کی بجائے افراتفری کا سماں ہو جائے زندگی میں لطف کی بجائے پژمردگی رقصاں ہو جائے جس نظام میں خدائے واحد کو بھلا دیا جائے انسانی وقار کی دھجیاں اڑادی جاتی ہوں اور انسان کی پر وقار زندگی کو ٹھیس پہونچائی جاتی ہو، کیا وہ معاشرہ کی فلاح و بہبود کے بارے میں سوچ سکتا ہے؟ کیا وہ شہریوں کے بنیادی حقوق کے دعوے دار ہیں؟ کیا وہ انسانی دنیا کے عروج کا خواب دیکھ سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں...... وہ نظام بھی کوئی نظام ہے جو لوگوں کی زندگی کو خوشگوار نہ بنا سکے۔

میرے نوجوان دوستو! تھوڑی دیر کے لئے زندگی میں بہار تو آسکتی ہے، معمولی درجہ کا فائدہ نمایاں ہو سکتا ہے مگر دوام نہیں،

Scanned by CamScanner

پائیداری نہیں، تو پھر بند کردو اپنے نعرے کو پست کردو اپنے کھوکھلے دعوے کو، زمانہ نے دیکھ لیا روسی نظام کو، تاریخ اشتراکی نظام کے بگڑتے حالات کو اخذ کر چکی ہے کیا ہوا اس نظام سوشلزم کا جو روس کی دھرتی پر رینگتا ہوا اسلام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال رہا تھا، آج روس کی تاریخ اس نظام کو برا بھلا کہنے پر مجبور ہے وہاں پر بسنے والی قوم اپنی اولاد کو اس نظام کی مذمت کرنے کی وصیت کر رہی ہے آخر ایسا کیوں ہوا؟

دیکھئے معاشرہ کا شیرازہ بکھر گیا تہذیب جدید کے بلند دعوے خاک آلود ہو گئے ملک ٹکڑے ٹکڑے اور اتحاد پارہ پارہ ہو گیا، بال بچے شکم سیری کے لئے ماتم کرتے نظر آئے لوگ مزدوری کرنے کی استطاعت کھو بیٹھے، بھائیوں میں اتنی سکت کہاں رہی کہ اپنے چھوٹے چھوٹے بھائیوں کے منہ میں لقمہ دینے کے لئے کمائی میں لگ جائیں ہر چیز رہنے کے باوجود انسان کو مفلوج کر دیا گیا کیا وہ دن یاد نہیں جب روس میں اشتراکیت اور سوشلزم کی کامیابی ہوئی تھی اور غلبہ ہوا تھا تو سرخ جھنڈا فضائے آسمانی میں لہرانے لگا تو تاریخ گواہ ہے کہ اس نے اسلام کی مخالفت اس انداز میں کی اور کہا تھا کہ آج میں نے روس کی سرزمین سے مسلمانوں کے خدا کو نکال دیا، ابھی تھوڑے دن بھی نہیں

Scanned by CamScanner

گذرے کہ اک بھونچال آیا غلغلہ اٹھا، حال وہی ہوا جو آسمان پر تھوکنے والوں کا ہوتا ہے، دوستو! اسلام کی اقتصایات کے سامنے دنیا کے کسی بھی نظام اقتصادیات کو قبول کرنا اور ان کو زندگی میں اپنانا بے کار ہے اسلام ہی ہے جس نے صحیح حقوق دنیا کو دے کر ان کی گتھیوں کو خوب سلجھایا ہے ؎

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا!!
اس راز کو کملی والے نے.......... بتلا دیا چند اشاروں میں

اسلام کے اقتصادی حالات کا تقابل اور اس کا مقابلہ دنیا کا جدید نظام ہو یا قدیم، کوئی نہیں کر سکتا اسلامی نظام اور طرز اقتصادیات اپنانے میں ایسی کامیابی ہے کہ جس میں دنیا کی کامیابی کے ساتھ ساتھ آخرت کی بھی بھرپور کامیابیاں ہاتھ آتی ہیں خدا کے مرتب کردہ نظام پر چلنے میں ثواب بھی ہے اور عبادت بھی اور دنیاوی اعتبار سے پریشانیوں سے چھٹکارہ بھی ہے آج دنیا پریشان ہے لوگ حیران ہیں شہر شہر میں مصیبتوں کا ورد، گلی در گلی فضا مکدر ملکوں ملکوں میں امن و شانتی کی شکایتیں، لوگوں میں اخراجات کے چرچے، اور آمدنی لاپتہ آئے دن غربت کی طویل داستانیں سننے کو مل رہی ہیں دھوکہ بازی کی عجیب

Scanned by CamScanner

عجیب کہانیاں سنائی دے رہی ہیں، ان سب کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے ان سب کا علاج صرف اور صرف یہ ہے کہ یا ایھاالّذین آمنوا ادخلوافی السّلم کا فّۃ ولا تتّبعوا خطوٰت الشیطٰن انّہ لکم عدوّ مبین کے پیش نظر اقتصادیات کو اپنایا جائے۔ دوستو! اگر ہم سرور کائنات فخر موجودات سرکار دوعالم ﷺ کی زندگی کو ہر شعبہ میں اپنا نمونہ بنالیں اور باطل کی ریشہ دوانیوں کو سمجھ لیں، جدید اقتصادی نظام کو روند ڈالیں تو وہ دن دور نہیں جب ہماری زندگی میں ایک انقلاب رونما ہو جائے ، حالات تابناک ہو کر ہماری معاشی اور اقتصادی تفکرات ختم ہوں۔ مستقبل کے معمارو! عزائم لیکر اٹھو، بلند ہمّتی کا ثبوت دو اور اسلام کے نظام اقتصادیات کو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پورے جہان میں پھیلا دو تاکہ لوگوں کی معاشی اور اقتصادی حالت صحیح طریقوں پر رواں دواں رہے ۔

تو راز کن فکاں ہے اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا
خودی کا رازداں ہو جا...... خدا کا ترجماں ہو جا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

والسلام

Scanned by CamScanner

نظام اسلام

الحمدلله ربّ العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ سیّد المرسلین و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ، امّا بعد۔
فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، و اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم صدق اللہ العظیم

نظام اسلام کے دیوانو! ۔

پرے ہے چرخ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گرد راہ ہوں وہ کارواں تو ہے
مکاں فانی، مکیں فانی ازل...... تیرا، ابد تیرا!!
خدا کا آخری پیغام ہے تو،...... جاوداں تو ہے!

آج ہماری کشتی حیات ایسے بھنور میں پھنس رہی ہے جس کی

Scanned by CamScanner

وجہ سے منتخب کردہ عنوان میں اجنبیت معلوم ہوتی ہے ہماری صبح وشام اسلامیات سے مختلف ہماری زندگی ،کے لیام میں اسلامی حرارت ،ایمانی ولولہ ،روحانی تازگی ،بالکل مفقود ہے۔

ایسی صورت حال میں اسلام ،کے سیاسی نظام کی باتیں بنانا ، اسلام میں سیاسی مقام کی اہمیت کی طرف توجہ مسلمانی کو مبذول کرانا تعجّب خیز چیزوں سے کم نہیں ہے۔

ہمارے کردار نے ماضی کا روپ لے لیا ، ہماری گفتار نے تاریخی دھارے پکڑ لئے ، ہمارے رعب و جلال کی داستانیں قصہ پارینہ بن گئیں ، ہماری دولت واقبال ، عدالت وشجاعت لور شان و شوکت گذری ہوئی خبروں کی سرخیاں بن کر رہ گئی ہیں اور ہم دائیں بھی جھانکتے ہیں بائیں بھی دیکھتے ہیں تو اسلامی نظام وانتظام میسّر نہیں ہو رہا ہے۔

پستی کا کوئی حد سے...... گذر نا دیکھے اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ ہے مدھر جزر ،کے بعد دریا کا...... ہمارا جو اتر نا دیکھے

قسام ازل کے پر او تو ! اسلامی نظام نام ہے صدیق اکبر کی صداقت کا ، اسلامی نظام نام ہے فاروق اعظم کی عدالت کا ، اسلامی

Scanned by CamScanner

نظام نام ہے علی مرتضیٰ کی شجاعت کا، اسلامی نظام نام ہے ذوالنورین کی شہادت کا، اسلامی نظام نام ہے تاجدار کونین سرکار دوعالم ﷺ کی بے نظیر ملت کا۔ یہی مذہب ہے، یہی دین ہے، جس میں حیات انسانی کے ہر شعبہ کی رہنمائی ملتی ہے انسانیت کی بلندی کا راز ملتا ہے، تخلیق کائنات کا پوشیدہ خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

یہی افراد کا سرمایہ .... تعمیر ملت ہے

یہی قوت ہے جو صورت گر تقدیر ملت ہے

دوستو! آنے کو اس گلکدۂ جہاں میں بہت سے قوانین آئے بے شمار منشوروں کے اعلانات آویزاں ہوئے، لاتعداد مدعیان انسانیت نے سر اٹھائے مگر کوئی تو وجود خداوندی سے ہی انکار کر بیٹھا کسی نے انسانیت سازی کے پردے میں انسانیت سوز پارٹ ادا کیا، کسی نے حق تلفی کو اپنا شعار بنایا، کسی نے جنگ و جدال کو اپنا شیوہ بنایا کسی نے خدا کی زمین پر غیر اللہ کو مسند الوہیت پر بٹھایا، غرض کہ کوئی نظام، کوئی پالیسی، انسانی اخلاق و انسانی کردار کو سکون پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکی اور خدا کی خدائیت کا نفاذ نہیں کر سکا۔ جبکہ

چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں

جھلک تیری ہویدا چاند میں، سورج میں تارے میں!

اسلام، کے نوجوانو! نظام اسلام کی بنیاد عقیدۂ توحید، اور معبود حقیقی کا اعلیٰ اور بے نظیر تصور ہے اس لئے دنیا، کے ہر سیاسی نظام سے اسلامی نظام بالکل ممتاز ہے اس میں اقتدار اعلیٰ اسی ہستی اعلیٰ، کے ساتھ مخصوص سمجھا جاتا ہے جو خالق کائنات اور مالک کائنات ہے اسی، کے قبضہ اقتدار میں آسمان و زمین، بحر و بر، نور و ظلمت، آفتاب و ماہتاب ہے غرضکہ ہر چیز اسی، کے قبضہ قدرت میں ہے اور ہر جگہ اسی مالک حقیقی کا سکہ رواں دواں ہے۔

دوستو! کیا یہ انصاف ہے کہ حقیقی اقتدار اعلیٰ کو چھوڑ کر ہم کسی فرضی مقتدر اعلیٰ، کے آگے سر اطاعت خم کردیں یہ در حقیقت سیاسی شرک اور حیات انسانی سے غداری ہے

حاضرین کرام اور قوم، کے غیور فرزندو! اسلام، کے نزدیک انسان کا درجہ مخلوقات الہٰی میں سب سے بلند اور افضل ہے بدیع السمٰوات والارض نے اپنی خلافت کا تاج اسی، کے سر پر رکھا ہے جس، کے معنی ہیں احکام خداوندی اور نظام الہٰی کو دنیا میں نافذ کرنا۔

قادر مطلق، کے مقرر کردہ قوانین پوری کائنات میں چل

Scanned by CamScanner

رہے ہیں آسمان کی بلندیوں سے لے کر زمین کی تہوں تک خشکی سے لے کر دریاؤں کی تری تک اسی کی حکمرانی ہے۔

پالتا ہے بیج کو.......... مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب
کون لایا کھینچ کر پچھم سے.......... بادسازگار
خاک یہ کس کی ہے کس کا ہے یہ نور آفتاب!

دوستو! اسلام میں سیاسی نظام کی صدا کوئی معمولی صدا نہیں ہے لله ملک السموات والارض کی صدا ہے ان اللہ علی کل شئی قدیر کی صدا ہے یولج الیل فی النہار کی صدا ہے اور والشمس تجری لمستقر لھا کی صدا ہے وان تعدوا والنعمۃ اللہ کی صدا ہے۔

اب بتاؤ وقت کے متوالو! شخصیت ہو یا جمہوریت سوشلزم ہو یا کمیونزم، آمریت ہو یا لینن، دنیا کا کوئی نظام اسلام کے سیاسی نظام کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ چونکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے، پوچھو فطرت سے، سوال کرو تاریخ سے، کسی نظام نے انسانیت کی قدر و قیمت پہچانی بھی ہے کسی جمہوریت نے انسانیت کے دکھ درد کو

محسوس بھی کیا ہے کیا کہیں نظام سلطنت نے انسانیت کے لٹتے سہاگ کو بچلیا ہے ؟ کیا باطل نظام اور غیر اسلامی مذہب نے انسان کو غیر اللہ کی عبادت کرنے پر مجبور نہیں کر دیا ؟ ان کی عزت خاک میں نہیں ملائی ہے اور اس کے وقار کو مجروح نہیں کیا ہے ؟ تو انصاف کہاں ہے ؟ حقانیت کی نشانی کہاں ملے گی ؟ جس نظام اور جس قانون سے انسانیت لرزتی ہو اور روزی تک میسر نہ ہوتی ہو اس کے بارے میں تو صرف اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ ؎

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے...... ہر خوشہ گندم کو جلادو (اقبالؒ)

بادہ توحید سے مخمور لوگو! اسلامی نظام عین فطرت ہے اور اس نے انسانیت کی ڈوبتی کشتی کو ساحل پر لگایا ہے اسلام نے انسان کی انسانیت کی خاطر باطل قوتوں کو ختم کرنے کے لئے اپنے لہو کو قربان کیا ہے اسلام فطرت کے خلاف چیزوں کو برداشت نہیں کر سکتا فطرت اللہ الّتی فطر الناس علیھا ـ لا تبدیل لکلمات اللہ ـــ

اس کارگہ عالم میں اسلامی نظام، اسلامی روایات سے جس طاقت اور جس سلطنت نے ٹکرانے کی کوشش کی ہے تو اس کا انجام اچھا

نہیں ہوا۔ آہن کا جگر پانی میں گلتے نہیں دیکھا

مشعل تہ دریا کبھی جلتے نہیں دیکھا

قانون الٰہی سے جو ٹکرائے حکومت

پھر ایسی حکومت کو سنبھلتے نہیں دیکھا

حضرات! اسلام کا سیاسی نظام آج بھی دنیا کی رہبری کے لئے تیار ہے اگر کوئی نئے دماغ کا مدعی یہ کہے کہ یہ فرسودہ نظام ہے، جب تھا تب تھا ابھی یہ دنیا کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا اس کا سوچنا اس کا سمجھنا بالکل ہی غلط ہے دنیا کے اندر بے شمار چیزیں ہیں دنیا کے متغیر ہونے کے باوجود بعض چیزوں میں تغیر نہیں پایا جاتا۔ مثلاً دو اور دو چار جس طرح پہلے ہوتا تھا آج بھی اسی طرح ہو رہا ہے تو اسلام تو بہر حال اسلام ہے اس کی قیادت صبح قیامت تک جوانی کے ساتھ چلے گی اور چلتی رہے گی اس لئے یہ بات دعوے کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اسلام نے جس طرح روز اوّل میں انسانیت کی رہبری کی ہے ٹھیک اسی طرح آج بھی رہبری کی قوت رکھتا ہے آج دنیا کی بے چینی اور افراتفری پتہ چل رہا ہے کہ اگر آج کا انسان اسلام کے سیاسی نظام کو اپنائے تو فوراً ظلم کا انسداد ہو جائے گا پلک جھپکتے ہی بربادی ملک کا خاتمہ ہو جائے گا خون

خرابے کانام و نشان نہیں ہو گا گھوٹالہ اور حوالوں کے تذکرے تک نہیں ہوں گے انصاف کی لہریں دوڑنے لگیں گی اور سکّہ انسانیت رائج ہو جائے گا۔

مزید انسان کی عزّت اور عظمت بحال ہو گی اس لئے کہ اسلامی نظام نے اپنے اندر انسان کی قدر و قیمت رکھی ہے اور انسانیت کی عزّت و عظمت اور رفعت و سربلندی میں چار چاند لگایا ہے ؂

اٹھ کہ اب بزم جہاں...... کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے!

(اقبالؒ)

وآخر دعوانا ان الحمد لله ربّ العالمين !

Scanned by CamScanner

جشن اسلامی

الحمد للہ الّذی خلق السمٰوات والارض۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد المصطفیٰ والمجتبیٰ و علیٰ آلہ و اصحابہ الکرام۔ امّا بعد۔ فقال النّبی ﷺ انّ لکلّ قوم عیداً و ھٰذا عیدنا ، اوکما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرات سامعین! انسانی زندگی میں مختلف طریقوں سے خوشیاں اور مسرتیں ہوتی رہتی ہیں، ہر قوم کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں نشاط و شادمانی کا اظہار کرنے کے لئے کوئی دن مقرر کرتی ہے جو دنیا کی نظروں میں جشن سمجھا جاتا ہے دنیا میں جب تسکین روح کے جھونکے چلتے ہیں تو پژمردہ دل اور کمھلایا ہوا ذہن سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے۔ آفتاب اسلام جب طلوع ہوا تو آہستہ آہستہ اس کی کرنیں

ربع مسکون عالم پر پوری طرح پھیلنے لگیں نظام خداوندی کا نفاذ ہر فرد بشر پر ہونے لگا تو لوگوں کی زندگی میں حقیقی لطف و بہار آگئی اسلام نے صحیح رھنمائی کر کے بتایا کہ انسان اپنی زندگی کو سنوار کر اپنے دین کو سنوار لے اسلام نے جہاں عبادتوں اور ریاضتوں کے طریقے بتائے ہیں وہیں عاشقان اسلام کو زندگی کے نظام اور راستہ کے مقاصد سے آشنا کرانے کی بھی کوشش کی ہے قبل از اسلام دنیا جہالت و تاریکی سے لبریز تھی اور انسان تنگ و تاریک غار کے دہانے پر کھڑا تھا اور لوگوں کے دل و دماغ پر پریشانی و حیرانی کا سکہ جما ہوا تھا، حق کا راستہ ڈھونڈنے سے بھی ملنا مشکل ہونے لگا تھا، شیطانی کردار ہر طرف عیاں تھا اور نفسانی عمل ہر جگہ ظاہر ۔ قربان جایئے اسلام کے حسین نظام پر کہ جس نے امیر، غریب، بادشاہ، فقیر کو ایک صف میں لا کر کھڑا کر دیا جس کی ترجمانی شاعر مشرق علامہ اقبال نے یوں کی ہے ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا............اور نہ کوئی بندہ نواز!

(بانگ درا)

حضرات گرامی! اسلام نے لوگوں کی زندگی کے ہر شعبہ

میں رہنمائی کی ہے اس نے خوشیوں کے طریقوں کو رائج کیا ہے اس نے غم ورنج کے اظہار کا طریقہ بتایا ہے مسلمانوں کی زندگی میں جہاں غم وفکر اور رنج والم رونما ہوتا ہے وہیں خوشی ومسرت کے لمحے بھی آتے ہیں۔

دوستو! اسلامی زندگی میں ایک دن ضرور ہے جس کی صبح بھی خوشی شام بھی خوشی گھر باہر خوشیاں ہی خوشیاں ہر سکون اور ہرے لمحوں میں مسرتوں کے چرچے اور شادیانوں کے نقارے بجتے ہیں۔ یہی ہے آج کی تصویر جسے دنیا عید کے نام سے جانتی ہے، یہ لفظ عربی زبان کا ہے جس کے معنی لوٹنے کے ہیں چونکہ مسلمانوں پر یہ دن بار بار لوٹتے ہیں اس لئے اس کو عید کہا جاتا ہے۔

حضرات سامعین کرام! عید الفطر ایک اسلامی تہوار ہے جو سارے عالم کے مسلمان بڑے زور وشور سے مناتے ہیں یہ اسلامی میلہ جو محبّت وخلوص کا مظہر ہے اور اتحاد ویک جہتی کا حسین منظر، جس کی نظیر دیگر مذاہب میں بھی نہیں ملتی جب ھلال عید افق پر نظر آتا ہے تو دنیا کے تمام مسلمانوں کے لبوں پر خوشیاں، دلوں میں مسرتیں دوڑنے لگتی ہیں جب سرکار دوعالم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ ایک دن ایسا منارہے ہیں کہ اس میں وہ لوگ

کھیل کود کیا کرتے تھے جسے نوروز اور مہرجان کہا جاتا تھا یہ دیکھ کر سرور کونین تاجدار انبیاء علیہ وسلم ﷺ نے لوگوں کو مژدہ جانفزا سنایا کہ رّب العالمین نے تمہارے لئے دوسرے دو دن کا انتخاب فرمایا ہے ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ، یکم شوال، سن ۲ ہجری کو ہر طرف کیا ہی پر لطف سماں باندھا جاتا ہے اور پرانے رسم ورواج کو بالائے طاق رکھ کر خوشی و مسرت کا ایک حسین تاج محل نمایاں ہو جاتا ہے جو آج تک کے مسلمانوں کی زندگی میں روشن چمکدار ہے جس میں خالق کائنات کے بندوں کی بھیڑ اور بندگان خدا کا اجتماع ایک چٹیل میدان میں ہوتا ہے جہاں خدا کی رحمتوں کا ظہور اور برکتوں کا ورود ہوتا ہے۔ دوستو! آج ہی تو برکات و انوار کے لطیف جھونکے اس طرح پڑتے ہیں کہ انسانی دماغ خوشی میں عش عش کرنے لگتا ہے ربّ السمٰوات والارض اپنی عزّت و جلال کی قسم کھا کر اپنے بندوں سے مخاطب ہوتے ہیں کہ آج تم مانگو، حکم ہوتا ہے کوئی ہے مطالبہ کرنے والا جو مجھ سے مطالبہ کرے اس کے مطالبات پورے کیے جائیں پھر قدرت! نورانی مخلوق ملائکہ کی جانب مخاطب ہوتی ہے کہ اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو کہ آج میں نے تمام لوگوں کی مغفرت کردی اور نعمت سے مالامال کردیا دوستو، یہ تمام دولت

ثمرہ و صدقہ ہے رمضان کی ان راتوں اور اس کے دنوں کا، خدا کے فضل و کرم کا انداز بھی عجیب ہے کوئی بندہ جب اس کی جانب ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو وہ اس کی طرف دو ہاتھ بڑھ جاتا ہے کوئی چل کر آتا ہے تو اس کی رحمت دوڑ کر آتی ہے اس کی رحمت برسنے کیلئے بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے، رہرو منزل ہی نہیں!!

عید کی راتوں کو اپنی عبادت سے روشن رکھنا چاہئے۔ نوافل ذکر، اور تلاوت سے سجی ہوئی رات ہونی چاہئے پھر ہماری انفرادی عبادت عید کے لئے مناسب ہوگی اجتماعی عبادت کو پوری کرنے کے لئے صبح سویرے نہانا، دھونا اور اچھے کپڑوں میں ملبوس ہو کر نماز دوگانہ ادا کرنے کے لئے عید گاہ کی طرف روانہ ہونا چاہئے یاد رہے کہ نماز عید سے قبل صدقۃ الفطر نکال کر فارغ ہو جائیں۔

دوستو! عید مسلمانوں کا اسلامی تہوار ہے جسے اسلامی طریقے سے ہی منانا چاہئے اس دن فحش کلامی، بدگوئی اور بد تہذیبی سے اجتناب کریں تا کہ اسلامی شان مکمل طور پر نمایاں ہو۔ فرمان رسول ﷺ ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے اس دن

خوشی و مسرت کے ساتھ تسبیح و تہلیل حمد و ثنا سے اپنی زندگی کو پر نور بنائیں۔

ہم سب خوشی مناتے ہیں...... جشن بہار عید ہے
خوشیوں کے گیت گاتے ہیں جشن بہار عید ہے!!

آخر میں تمام مسلمانوں کو عید کی مبارک باد دیتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ ہماری عید کو اسلامی رنگ سے رنگین فرمائے (آمین ثم آمین)۔

Scanned by CamScanner

مطبوعات و مثل مطبوعات فیصل پبلی کیشنز جامع مسجد دیوبن

☆ کتاب زندگی اردو ترجمۃ الادب المفرد
☆ خطبات حکیم الاسلام کامل دس جلد
☆ خطبات عثمانی
☆ علامات قیامت اور نزول مسیح
☆ لطائف علمیہ اردو ترجمہ کتاب الاذکیا
☆ حدیث کا درایتی معیار
☆ اسلام اور جدید دور کے مسائل
☆ مرنے کے بعد کیا ہوگا؟
☆ خطبات توحید
☆ حیات المسلمین
☆ فضائل اعمال اول
☆ فضائل اعمال دوم
☆ اعمال قرآنی
☆ اصلاح الرسوم

☆ آئینہ نماز
☆ میری نماز
☆ مسنون دعائیں اردو
☆ مسنون دعائیں ہندی
☆ چھ باتیں اردو
☆ ترکیب نماز ہندی
☆ انقلاب آفریں تقریریں
☆ شاندار تقریریں
☆ وقت کی پکار
☆ قرآن کی عددی معلومات
☆ معرفۃ التجوید
☆ تاریخ طب
☆ علم القابلہ
☆ اصلاح النساء

اس کے علاوہ تمام درسی وغیر درسی اور طبی کتابیں دستیاب ہیں

فیصل پبلی کیشنز جامع مسجد دیوبند ۲۴۷۵۵۴

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

Scanned by CamScanner